

روزے کی حالت میں غلطی سے ناک میں دوائی ڈال لی تو حکم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Nor-13322

تاریخ اجراء: 19 رمضان المبارک 1445ھ / 30 مارچ 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے غلطی سے روزہ کی حالت میں ناک میں دوائی ڈال لی یعنی مجھے یہ معلوم تھا کہ میں روزہ سے ہوں لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس صورت میں میرے لئے کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جب روزہ ہونا یاد تھا، اس کے باوجود ناک میں دوا ڈالی اگرچہ غلطی سے ڈالی ہو، تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ گیا، اس روزہ کی قضا لازم ہوگی البتہ پوچھی گئی صورت میں کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ لہذا رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد اس روزے کی قضا کرنا آپ کے ذمہ پر لازم ہوگا۔

بدائع الصنائع میں ہے: ”ما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن المخارق الأصلية كالأنف والاذن والدبر بأن استعط أو احتقن۔۔۔ فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه، أما إذا وصل إلى الجوف فلا شك فيه لوجود الأكل من حيث الصورة وكذا إذا وصل إلى الدماغ لأنه له منفذ إلى الجوف“ یعنی کوئی چیز اصلی سوراخوں سے جوف یا دماغ تک پہنچ گئی جیسے ناک، کان اور پاخانے کے مقام سے اس طرح کہ اس نے ناک میں دوا چڑھائی یا حقنہ لیا۔۔۔ اور وہ جوف یا دماغ تک پہنچ گئی، تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جب دوا جوف تک پہنچ جائے، تو اس صورت میں روزہ ٹوٹنے کے بارے میں کوئی شک نہیں کیونکہ صورتاً کھانا پایا گیا اور یہی حکم اس وقت ہے جب دوا دماغ تک پہنچ جائے کیونکہ دماغ کا جوف تک منفذ ہے۔ (بدائع الصنائع ملقطاً، جلد 2، صفحہ 204، مطبوعہ: بیروت)

تنویر الابصار ودر مختار میں ہے: ”(احتقن أو استعط) في أنفه شيئاً۔۔۔ فوصل الدواء حقيقة إلى جوفه ودماغه۔۔۔ (قضى) في الصور كلها (فقط)“ یعنی حقنہ لیا یا ناک میں کوئی دوا چڑھائی پھر وہ حقیقتاً جوف یا دماغ

تک پہنچ گئی، تو ان تمام صورتوں میں فقط روزہ قضا کرے گا۔ (تنویر الابصار و درمختار، جلد 3، صفحہ 432-439، مطبوعہ: بیروت، ملتقطاً)

فتح باب العنایہ میں ہے: ”(وقضى فقط) أي من غير كفارة (إن أضر خطأ) بأن كان ذا كرا للصوم غير قاصد للفطر كما لو تمضمض فدخل الماء في حلقه وإن لم يبالغ“ یعنی فقط قضا کرے گا بغیر کفارے کے اگر اس نے غلطی سے روزہ توڑ دیا اس طرح کے اسے روزہ یاد تھا، روزہ توڑنے کا ارادہ نہیں تھا جیسے اگر کسی نے کلی کی تو مبالغہ نہ کرنے کے باوجود پانی اس کے حلق میں داخل ہو گیا۔ (فتح باب العنایہ، جلد 1، صفحہ 570، مطبوعہ: دار ارقم، بیروت) صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حقنہ لیا یا نتھنوں سے دوا چڑھائی،۔۔۔ روزہ جاتا رہا“ مزید آگے فرماتے ہیں: ”کلی کر رہا تھا بلا قصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا، روزہ جاتا رہا مگر جبکہ روزہ ہونا بھول گیا ہو، تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قصد اہو“ (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 987، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.daruliftaahlesunnat.net



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net